السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں سنت کا مقام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں سنت (حدیث) کا وہی مقام ہ جو کتاب اللہ کا ہے سنت نبویہ ﷺ بھی قرآن پاک کی طرح بذریعہ وحی نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یعنی پیغمبر خدا اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ وحی آسمانی سے بولتے ہیں۔ اس آیت کا ترجمہ مولانا یوں فرماتے ہیں۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

اس طرح قرآن مجید نے اسے واضح تر کر دیا۔

پ5 سورۃ نساء) یعنی رسول اللہ ﷺ کی جو اطاعت کرے وہ درحقیقت خداوند کریم کی اطاعت کرے گا دوسرے الفاظ میں ترجمہ یہ ہوا کہ جس نے حدیث پر عمل کیا اس نے قرآن پر بھی عمل کیا۔)

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم واشتن پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم واشتن

حدیث پاک کے وحی خفی ہونے کے اور منزل من اللہ ہونے پر یہ روایتا ظہر من الشمس یعنی روز روشن سے یادہ واضح ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب

(عن حسان قال کان جبرئیل ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسنة کما ینزل علیہ بالقران (دارمی ص 77

یعنی حضرت حسان فرماتے ہیں۔ کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ پر جس طرح وحی لے کر آتے ایسے ہی سنت کی وحی لے کر آتے۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ جس طرح قرآن پاک بذریعہ وحی منزل من اللہ ہے ایسے حدیث پاک بھی منزل من اللہ ہے مزید تفصیل کےلئے عہد نبوت کا ایک واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اکثر اوقات حاضر رہتے اور نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتے وہ کچھ لکھ لیتے اس پر عوام الناس نے اعتراض کیا کہ ہر بات نہ لکھا کرو۔

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتکلم فی الرضاء والسخط

یعنی نبی کریم ﷺ بعض دفعہ خوشی میں کلام فرماتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ناخوشی میں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے زکر کیا کہ آپ ﷺ ہی فرمادیجئے کہ کونسی بات لکھوں اور کونسی نہ لکھوں۔ اس پر محبوب کبریا ﷺ فرمانے لگے کہ!

(اکتب ما اقول فواللہ ما یخرج منہ الا حق (الحدیث

یعنی میری بات لکھ لیا کرو۔ کیونکہ اللہ کی قسم میری زبان سے ہر وقت حق ہی نکلتا ہے۔ بعض احادیث میں تو سنت کے مطابق فیصلہ کو کتاب اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب الحدود مشکواۃ شریف جلد 12 ص 308 میں ایک طول حدیث ہے۔

(ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدہما اقض بیننا بکتاب اللہ فقال الاخر اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ (الحدیث

! یعنی دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فیصلہ کرانے کےلئے حاضر ہوئے ایک نے کہا کہ میرا فیصلہ قرآن پاک سے کیجئے دوسرے نے کہا کہ کتاب اللہ ہی کے مطابق فیصلہ کیجئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا

(اما والذي نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ (الحدیث

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا۔ اب جو فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے فرمان یعنی حدیث پاک سے فرمایا جس کا قرآن پاک میں زکر تک نہیں ہے۔ ارشاد نبوی

ﷺ سے معلوم ہوا کہ حدیث کو رسول کریم ﷺ کتاب اللہ فرما رہے ہیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات کتب حدیث میں مرقوم ہیں۔ لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 128-130

محدث فتویٰ